اجتہاد

- امت مسلمہ اور انسانیت کی تعمیر میں اجتہاد ایک اہم کردار ادا کرتا ہے بحث کریں؟ (2008)

- دور جدید کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اجتہادی اداروں کی ضرورت ہے ان کے قیام کے لیے کون سے اقدامات آپ تجویز کرتے ہیں (2009)

(2018)

اجتہاد کی تعریف کرتے ہوئے فقہ اسلامی کی روشنی میں عصری اہمیت واضح کریں؟

(2022)

اجتہاد سے کیا مراد ہے؟ اسکی ضرورت

تعارف:

مسلمانوں کا دین "دین اسلام" نہ صرف پرانے وقتوں میں بلکہ دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق ہر طرح کی رہنمائی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے زندگی گزارنے کے تمام سنہری اصول بتائے گئے ہیں۔ اجتہاد قرآن و سنت کی روشنی میں شرعی حکم نکالنے کا نام ہے یہ وہ صلاحیت ہے جو ہر انسان میں موجود نہیں ہوتی یہ خصوصیت چند ماہر فقیہ میں پائی جاتی ہے جو اس طرح کی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہو مجتہد کہلاتا ہے ایک مجتہد کے لئے ضروری ہے کہ وہ شرعی احکامات کی سوجھ بوجھ رکھے اور ساتھ ہی قانون کے متعلق بھی معلومات رکھتا ہو اس کے رویے میں صبر و تحمل، پرہیز گاری، عاجزی، ذہانت و بصیرت کا اظہار ہوتا ہے وہ لوگ جو مجتہد کی طرح استنباط کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے انہیں مجتہدین کے آراء کی پیروی کرنی چاہیئے اسے تقلید کہتے ہیں اور پیروی کرنے والے مقلد کہلاتا ہے۔

اجتہاد اسلامی قانون کا اہم حصہ ہے اور اس حقیقت کی دو رائے نہیں کہ بطور نازل شدہ وحی قرآن مجید کی حیثیت اعلیٰ ترین ہے اس کے بعد سنت رسول ہے اجتہاد کی بنیاد عقل و منطق ہے اسلئے ضروری ہے کہ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق شرعی تقاضوں کو پورا کیا جا سکے۔

اجتہاد:

اجتہاد عربی زبان کے لفظ جہد سے نکلا ہے جس کے معنی کوشش کرنا، سچائی تلاش کرنا ہے اجتہاد کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ

"فقہ کی رو سے انفرادی طور پر ابھرتے ہوئے مسائل کا حل تلاش کرنا۔"

بقول پروفیسر این جے کولسن اپنی معروف کتاب میں لکھتے ہیں کہ "اسلامی قانون کی تاریخ" کے مطابق:

"اجتہاد اس قانونی کوشش کا مجموعی طریقہ کار ہے جس کی مدد سے شرعی قانون کے مختلف پہلوؤں کا پتہ لگایا جاتا ہے جو شخص اس طرح کی سرگرمیوں میں مصروف رہتا مجتہد کہلاتا ہے۔"

...کٹر عبدالکریم کے مطابق:

"اجتہاد کا مطلب ہے کوشش کرنا اور فقہ کا قانون اخذ کرنا"

بقول امام غزالی:

"مجتہد کا شرعی احکام کے علم کی تلاش میں اپنی کوشش کرنا"

علامہ عبدالعزیز فرماتے ہیں:

"اجتہاد اس کوشش کے لئے مخصوص ہے جو شرعی احکام سے متعلق علم حاصل کرنے میں کی جاتی ہے"

ان تعریفات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اجتہاد قرآن و سنت میں کامل غور و فکر کر کے اسکی روشنی میں مسائل حل کرنے اور قرآن و سنت کے مطابق اس پر چلنا ہے۔ اجماع کرنے کے لئے اجتہاد ضروری ہے۔ اگر ہم محفل میں بیٹھ کر بات کر رہے ہیں کسی موضوع کے بارے میں کہ وہ جائز ہے یا نہیں تو صرف وہی شخص جواب دے سکتا ہے جس کے پاس علم ہو۔

اجتہاد کی اہمیت:

(الف) اجتہاد کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں:

سورۃ النساء آیت ۸۳ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اسکو پیغمبر اور اپنے سرداروں (حاکم اولو) کے پاس پہنچاتے تو تحقیق کرنے والے اس کی تحقیق کرتے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور مہربانی نہ ہوتی تو چند اشخاص کے سوا سب شیطان کے پیروکار ہو جاتے۔"

سورۃ التوبہ آیت ۱۲۲ میں بھی ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"مومنوں میں کوئی ایک جماعت تو ایسی ہو جو لوگوں کے لئے آسانی کا باعث بنے"

سورۃ العنکبوت 69:

"جو ہمارے راستے میں کوشش کرتا ہے ہم اس کے لئے منزلیں آسان کر دیتے ہیں"

سورۃ البقرہ آیت ۱۵۰ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"اور جس جگہ بھی آپ نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لیجیے اور جہاں بھی تم ہو کر

CS CamScanner

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کیا کرو۔

(ب) حدیث مبارکہ کی روشنی میں اجتہاد:

حدیث مبارکہ میں بھی اجتہاد کا حکم ملتا ہے۔ سنت نبوی اور آپ ﷺ کے قول و فعل میں بھی اجتہاد کا ثبوت ملتا ہے ایک مرتبہ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ مسعود رض سے ارشاد فرمایا کہ:

"جب تم قرآن مجید میں کوئی حکم پاؤ تو اس کے مطابق فیصلہ کرو اور جب کوئی حکم نہ قرآن و سنت میں نہ پاؤ تو اپنی رائے سے اجتہاد کرو۔"

جب آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا قاضی مقرر کیا تو ان سے پوچھا کہ کس اصول پر فیصلہ کرو گے۔ معاذ بن جبل نے جواب دیا کہ قرآن کے مطابق۔ تو پھر آنحضور ﷺ نے پوچھا اگر تمہیں قرآن میں بھی حکم نہ ملے تو فیصلہ کیسے کرو گے انہوں نے جواب دیا "سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا جب ان سے پوچھا گیا کہ اگر سنت میں بھی کوئی رہنمائی نہ ملے تو؟ جواب آیا تو میں فیصلہ اپنی عقلی لحاظ سے کروں گا اور اس پر عمل کروں گا جب یہ جواب آیا تو آنحضور ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا وہ تعریف ہو اس خدا کی کہ جب وہ خوش ہوتا ہے تو اپنے پیغمبر ﷺ کی رہنمائی فرماتا ہے" (ابو داؤد)

اجتہادی اداروں کے قیام کے لئے اقدامات:

اجتہاد کی ضرورت ہر دور میں رہی ہے اور اس کی اہمیت سے کبھی انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن دور جدید میں اسکی اہمیت اور ضرورت بڑھ گئی ہے۔ اگر صرف انہی اجتہاد پر عمل کیا جائے جو قرون اولیٰ میں ہو چکا تو شاید دور حاضر میں شریعت پر چلنا مشکل ہو جائے گا اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اصول کبھی تبدیل نہیں ہوتے ہاں لیکن اصولوں کی روشنی میں جو قوانین بنائے جاتے ہیں ان میں وقت کے ساتھ ساتھ ضرورت کے مطابق تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

ایسے اداروں کی اشد ضرورت ہے جو اجتہاد کو فروغ دے اور ایسے اداروں کو قائم کیا جائے اور ایسے اداروں کے قیام کے لئے تجاویزات دی جا چکی ہے جن کے تحت تمام اجتہادات اسلامی نظریاتی کونسل کے سامنے لائے جائیں جو مزید بحث و تحقیق کے بعد ان پر اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کرے جدید سائنسی ایجادات نے جہاں بہت سے مسائل پیدا کئے ہیں وہیں بہت سی ایسی معاشی ویب سائٹ جیسے دیگر چیلنجز یہ تقاضا کرتے ہیں کہ اجتہادی اداروں کے قیام کے لئے سنجیدہ اقدامات کئے جائیں اس حوالے سے چند تجاویزات مندرجہ ذیل ہیں:

اسلامی نظریاتی کونسل اور دیگر اداروں کا قیام:

علماء کے بائیس (22) نکات بہت اہم ہیں اس سے قبل قرارداد مقاصد میں قرآن و سنت کو سپریم لاء کی صورت میں تسلیم کیا گیا اور پھر 1956ء کے آئین میں اسلامی دفعات کو اہمیت دینے کے ساتھ ساتھ 1962ء کے آئین میں کونسل فار اسلامک آئیڈیالوجی کا ذکر 227 سے 231 تک اسلامی احکامات کے عنوان سے ~~اسلامک~~ اسلامی نظریاتی کونسل کا تقرر، اس کی ہیئت ترکیبی فرائض منصبی اور طریقہ کار سے متعلق شقیں اور احکام درج کیے گئے۔

24 جولائی 1979ء کو ضیاء الحق حکومت نے اسلامی نظریاتی کونسل ~~کے نقطہ نظر~~ ~~اختیار کیا~~ کو ہدایت کی کہ انتخابات کے نظام کا جائزہ اسلام کے وسیع تصور سیاست کی بنیاد پر لے اس حوالے سے 1978-79 میں ایک رپورٹ بھی مرتب کی۔

اسلامی نظریاتی کونسل نے یہ نقطہ نظر ہے کہ آئینی کردار کو بھی اسلامی اصولوں کے عین مطابق کر دیں اور پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کو ان کی درخواست پر ایسی سفارشات بھیجے جن پر عمل پیرا ہو کر مسلمان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزار سکے۔

پارلیمنٹ، اجتہاد کے قانون ساز ادارہ کی حیثیت سے:

اقبال نے بیسویں صدی کے اوائل میں ترکی میں ہونے والے مذہبی اور سیاسی پیش رفتوں کو بڑی دلچسپی اور غور سے دیکھا انہوں نے اس مسئلے پر غور کیا کہ قانون ساز اسمبلی ایک مجاز ادارہ ہے جو کسی مسلم معاشرہ میں مذہب اور سیاست کے معاملات میں اجتہاد کر سکتا ہے وہ کہتے ہیں کہ:

"آئینی جانشینی میں خلافت کے ادارے کے سلسلے میں عظیم قومی اسمبلی نے اجتہاد کے اختیار کس طرح استعمال کیا ہے سنی قانون کے مطابق کسی امام یا خلیفہ کی تقرری ناگزیر ہے اس سلسلہ میں پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا خلافت کسی ایک فرد کے پاس ہونی چاہیے؟ ترکی کا اجتہاد یہ ہے کہ اسلام کی روح کے مطابق خلافت یا امامت افراد یا کئی منتخب ارکین میں جمع کی جا سکتی ہے جیسا کہ میں جانتا ہوں مصر اور ہندوستان کے علماء ابھی تک اس معاملے پر اپنا نقطہ نظر نہیں دیا ذاتی طور پر مجھے یقین ہے کہ ترکی کا نقطہ نظر بالکل درست ہے۔"

عالمی اسلامی اجتہاد کونسل:

وقت کے تقاضوں سے متعلق اجتہاد کے لئے ایک ادارہ جاتی میکانزم کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ڈاکٹر حمید اللہ نے ایک عالمی اجتہاد کونسل کے قیام کی تجویز پیش کی جس میں دنیا بھر کے مسلمان علمائے کرام موجود ہوں مجوزہ کونسل اقتصادی، سیاسی، معاشرتی، سائنسی و کاروباری وغیرہ سے متعلق امور سے نمٹنے کے لئے آزاد سوچ بیدار کر سکتی ہے انہوں نے مزید تجویز پیش کی کہ کونسل معاشی، سائنسی و کاروباری معاملات سے متعلق مختلف پیشہ وارانہ کمیٹیوں کے ذریعے مدد دی جا سکتی ہے جو کونسل کو ماہرانہ رائے پیش کر سکتے ہیں۔

اسلامی فقہ اکیڈمی:

پانچویں / گیارہویں صدی میں اجتہاد کا دروازہ بند ہونے کے بعد اجتہاد کا اختیار ضروری ہو گیا اس بناء پر مختلف کانفرنسز کے ذریعے پیش آمدہ مسائل پر بین الاقوامی طور پر مباحثہ کئے گئے تاکہ ان مسائل کا حل نکالا جا سکے۔ لہذا اسلامی فقہ سے متعلق متعدد کانفرنس منعقد ہوئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ اسلامی فقہی ہفتہ (دمشق اپریل 1961)
۲۔ اسلامی ریسرچ اکیڈمی کانفرنس (الازہر قاہرہ 1961)
۳۔ لیبیا یونیورسٹی کے زیر اہتمام البیضاء کانفرنس (طرابلس 1963)
۴۔ اسلامی فقہ پر کانفرنس (ریاض 1976)

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان و وفاق ہائے مدارس کا میں اجتہادی اداروں کا قیام:

نجی شعبہ میں اس وقت ۵ بورڈز کام کر رہے ہیں ان تمام بورڈز کی متفقہ تنظیم ہے جس کا نام اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ ہے اس کے پہلے صدر مولانا سلیم اللہ صاحب اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید تھے ان تمام بورڈز سے انفرادی سطح یا مدارس دینیہ کے اس مشترکہ پلیٹ فارم سے کسی اجتہادی ادارہ کی نمو ہو سکتی ہے جو ملک و قوم کے لئے بہت مفید ہو گی۔

CS CamScanner

۱۔ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان
۲۔ وفاق المدارس العربیہ
۳۔ وفاق المدارس السلفیہ
۴۔ رابطۃ المدارس
۵۔ وفاق المدارس الشیعہ

اجتہاد کی اہمیت:

اجتہاد کی اہمیت لامحدود ہے۔

جب کبھی مسئلے پر قرآن وسنت سے رہنمائی نہ ملے اور فقہاء کے درمیان اجماع بھی نہ ہو تو اجتہاد ناگزیر ہو جاتا ہے اس سلسلے میں ڈاکٹر حمید اللہ کہتے ہیں کہ

"جب کبھی معاملے میں قرآن وسنت خاموش ہو تو حضور اکرم (ص) اپنے آزادانہ استنباط استعمال کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو بھی ایسا ہی کرنے کی اجازت دی تھی جب کسی بھی مسئلے پر قرآن وسنت میں حل موجود نہ ہو تو افراد کو آزادانہ استنباط کی مدد سے حل تلاش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے جو مختلف آراء کی طرف لے جاتے ہیں حضور اکرم کے زمانے میں بھی اس طرح کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں تاہم جب ان کی آراء ایک دوسرے سے مختلف ہوتی تھیں تو وہ معاملات کو حل کرنے کے لیے حضور پاک (ص) سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ ہمارے لیے سب سے حیران کن چیز کیا ہے؟ وہ مختلف آراء کے مابین اصحاب کا حقیقت قبول کرنے کا فراخدلانہ جذبہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ یقین رکھتے تھے کہ آراء کا اختلاف انہیں علم میں اضافے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

مجتہدین کے درجات:

- مجتہد فی الشرع (خاص مسلک کا بانی ہو)
- مجتہد فی المذہب (ایسا عالم دین جو آئمہ اربعہ میں سے کسی ایک کا مقلد ہو لیکن متعدد اصولی یا فروعی مسائل میں اپنے رہنما امام سے اختلاف رکھتا ہو۔)
- مجتہد فی المسائل (فروعی مسائل میں اپنے اجتہاد کو بروئے کار لائے بشرطیکہ متعلقہ مذہب کے اصول و مبادی کا متاثر نہ ہو)
- مجتہد مقید (اپنے سلف صالحین کی رائے کو اہمیت دیتا ہو اور انہی کی پیروی کرتا ہو لیکن احکام کو بھی [illegible]

...کے مجتہدین

اصحاب التخریج

جو اعلیٰ درجے کے مجتہدین کی مانند سے طے شدہ مسائل اور معاملات کو عوام کے لیے عام فہم بناتے ہیں اور با آسانی مثلاً سمجھ میں آجائیں

اصحاب الترجیح

جو عوام کو ایک مجتہد کی تصحیح اور دوسرے مجتہد کی رائے سے بہتر بنا سکنے کی اہلیت رکھتے ہیں

اصحاب التصحیح

جو ائمہ کی رائے کے بارے میں بتانے کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ کون سی رائے قوی اور کون سی رائے ضعیف ہے

اجتہاد کی راہ میں رکاوٹ بننے والے اسباب:

۱- مختلف فقہ جات کی متعصبانہ دشمنی / اختلافات
۲- عدالتی حاکمیت
۳- مسلکی فقہ کی تدوین

In my own words

مجتہد کی شرائط:

جو شخص اجتہاد کرے گا وہی اجتہاد بھی کرے گا۔ مجتہد کون کہلائے گا اس کے لیے علماء کے پاس دو مختلف رائے ہیں۔ جو یہ ہے اول یہ کہ اجتہاد ایک شخص ذاتی طور پر کرے جیسے ہماری تاریخ میں بہت سے عظیم لوگ گزرے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے دور میں اجتہاد کیا جیسے سر سید احمد خان، شاہ ولی اللہ، علامہ اقبال، ڈاکٹر حمید اللہ وغیرہ۔
دوسرا یہ ہے کہ ایسے ادارے بنا دیے جائیں جو کہ اجتہاد کرے جیسا کہ جامعہ بنوریہ، جامعہ دارالعلوم کراچی، منہاج القرآن وغیرہ۔

مجتہد کی خصوصیات: (الشرائط)

- قرآن مجید کا علم ہونا
- سنت رسول (ﷺ) کا علم ہونا
- اجماع و قیاس کا علم
- عربی زبان کا علم
- مسلمان ہو، بالغ ہو، دیوانہ نہ ہو۔

سنت علمائے اصول کے نزدیک
سنت محدثین کے نزدیک
سنت فقہاء کے نزدیک

خلاصۂ بحث:

اجتہاد کی ضرورت، جس طرح کی شخصیت کی ضرورت ہے وہ سوال کے جن حوالوں اور شروع میں بیان کر دی گئی ہے مذکورہ شرائط پوری کیے بغیر کسی کو یہ اہم ذمہ داری نہیں دی جا سکتی ہے بلکہ ایسا شخص یا ادارہ جو اجتہاد کے تمام شرائط پر پورا اترے اس کو ہی یہ ذمہ داری دینی چاہیے۔ رائج فقہی مسالک پر نظر ثانی کی جائے اور ان کے احکام پر غور و فکر کیا جائے نہ یہ سمجھنا درست نہیں کہ ایک مسلک ہی پورے کا پورا درست ہے اور دوسرا غلط سب پر غور و فکر کیا جائے۔

بقولِ اقبال:

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

دنیا میں امن کے لیے مسائل کا حل ضروری ہے جو قرآن و سنت کے بعد اجتہاد کے ذریعے ممکن ہے۔